

مسلمہ ہند مرزا غلام کا دیانی علیہ ما علیہ
"نوکر دوہٹی دا".....

مسلمہ ہند مرزا قادیانی زندگی کی بچپن خزانیں دیکھ چکا ہے۔ بڑھاپے کے سیاے شروع ہو چکے ہیں۔ چہرے پر جھریاں بریک ڈانس کر رہی تھیں۔ بیاریوں نے نبی افرنگ کے جسم کو اپنے باپ کی جاگیر سمجھ کر قبضہ کر لیا تھا۔ اعصاب ڈھیلے پڑ چکے تھے۔ جھوٹی جھوٹی آنکھیں مزید سکڑ گئی تھیں۔ دائیں آنکھ تو بالکل ہی سارٹ ہو گئی تھی۔ اسی پلومر کی شراب کی بوتلیں غناٹ پینے کے باوجود چہرے کا رنگ خزاں رسیدہ بتوں کی طرح زرد تھا۔ پچیس سال کی مسلسل انیم خوری نے دماغ کا ستیا ٹاس کر دیا تھا اور اللہ اور اس کی مخلوق کی لاتعداد لعنتیں برسنے کی وجہ سے چہرہ "لعنت ہاؤس" بن چکا تھا۔ ان تمام مصائب میں جکڑے ہونے کے باوجود مرزا قادیانی کا بیمار دل ایک اٹھارہ سالہ لڑکی نصرت جہاں پر لٹو ہو جاتا ہے۔ مرزا قادیانی اس دوشیزہ کے حصول کے لئے دیوانہ وار کوششیں کرتا ہے۔ آخر لڑکی کی مان کے تعاون سے رشتہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور یوں ایک انہی ہوئی جوانی اور ایک گرتا ہوا بڑھاپا شادی کے بندھن میں بندھ جاتے ہیں۔ شادی کے بعد مرزا قادیانی دربار زوجہ کا غلام بن جاتا ہے۔ بیگم کے قدموں میں بچھ بچھ جاتا ہے۔ اس کے اشارہ ابرو پر ناچتا ہے اور ذرا سی آواز دینے پر بوتل کے جن کی طرح حاضر ہو کر کتا ہے کہ "کیا حکم ہے۔ میرے آقا!" انگریزوں اور مریدوں سے بھری ہوئی دولت اس کی ہر ہر خواہش پہ لٹاتا ہے۔ نصرت جہاں بیگم گھر پر مکمل کنٹرول حاصل کر لیتی ہے اور مرزا قادیانی گھر میں صرف "نوکر دوہٹی دا" بن کے رہ جاتا ہے۔ یہ "نوکر دوہٹی دا" کس اعلیٰ پائے کا تبعدار و فرمانبردار تھا اس کے لئے قادیانی کتابوں کے حوالے شادت کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔

جاناں سب کچھ تیرے لئے:- "ایک دفعہ چٹھی رساں منی آرڈر لے کر آیا اور دروازہ پر آواز دی تو حضرت ام المومنین نے ایک خادمہ کو بھیج کر سارے فارم منگوا لئے۔ چٹھی رساں اس انتظار میں کھڑا رہا کہ حضرت صاحب دستخط کر کے فارم بھیج دیں گے تو میں اندر روپیہ بھیج دوں گا جب دیر ہو گئی اور فارم نہ آئے تو حضرت صاحب خود باہر تشریف لائے۔ جب حضرت صاحب کو معلوم ہوا کہ فارم بیوی صاحبہ کے پاس ہیں تو آپ نے بیوی صاحبہ سے کہا کہ فارم ہمیں دے دو چٹھی رساں انتظار

کر رہا ہے۔ بیوی صاحبہ نے کہا ہم نہیں دیتے۔ تب آپ تھوڑی دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا آپ ان فارموں کو کیا کریں گے۔ بیوی صاحبہ نے کہا کہ آپ ہر روز روپیہ منگواتے ہیں آج روپیہ ہم منگوائیں گے۔ (یعنی ففٹی ففٹی - ناقل) حضرت صاحب اس پر کچھ ناراض نہ ہوئے۔ نہ غصہ کا اظہار کیا بلکہ خندہ پیشانی سے فرمایا کہ وہ تو روپیہ ہمارے دستخطوں کے بغیر نہیں دے گا۔ لاؤ ہم دستخط کر دیتے ہیں پھر آپ ہی روپیہ منگوالیں۔ اس پر بیوی صاحبہ نے فارم دے دیئے اور حضرت صاحب نے دستخط کر کے پھر فارم ان کو دے دیئے۔ بت اچھا کیا آخر گھر میں بھی تو رہنا تھا۔ (ناقل) (الفضل ۳۶ - ۳۷ - ۳۸)

بڑا مزہ ہے تیرے ساتھ ٹہلنے میں :- " بیان کیا مجھ سے مولوی نور الدین صاحب نے کہ ایک دفعہ حضور کسی سفر میں تھے۔ جب شیش پر پہنچے تو ابھی گاڑی آنے میں دیر تھی۔ آپ بیوی صاحبہ کو ساتھ لے کر شیش کے پلیٹ فارم پر ٹہلنے لگ گئے۔ یہ دیکھ کر مولوی عبدالکریم صاحب نے مجھے (یعنی مولوی نور الدین کو) کہا کہ پلیٹ فارم پر بت لوگ ہیں، وہ حضرت صاحب اور بیوی کو اکٹھا پھرتے دیکھ کر کیا کہیں گے۔ آپ حضرت صاحب سے عرض کریں کہ بیوی صاحبہ کو الگ بٹھا دیں۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں تو نہیں کہتا آپ کہہ کر دیکھ لیں۔ ناچار مولوی عبدالکریم خود حضرت صاحب کے پاس گئے اور کہا کہ لوگ بت ہیں۔ بیوی صاحبہ کو ایک طرف بٹھا دیجئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ "جاؤ جی میں ایسے پردہ کا قائل نہیں" (سیرت الممدی جلد اول ص ۳۳ معنفہ مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

عجیب ڈھیٹ آدمی تھا۔ مرید غیرت سے دانت ہیں رہا ہے۔ جل بھن رہا ہے۔ لیکن مجسمہ بے غیرتی مرزا قادیانی کو شرم ہی نہیں آ رہی۔ بیوی کو ساتھ لئے پلیٹ فارم پر ٹہل رہا ہے۔ لوگ دیکھ رہے ہیں لیکن ماڈرن جوڑا تماشا بنے اپنی چم چمائی میں مگن ہے۔

میں نوکر تیرا :- کذاب قادیان فٹ کلاس دن مرید تھا۔ بیوی کے اشارہ ابو پر صدمے واری جاتا۔ دربار زوجہ سے جو حکم ملتا فوراً سر تسلیم خم کر دیتا ہے۔ سارے مریدوں کی جیسیں کٹ کر سب کچھ بیوی کے قدموں میں ڈھیر کر دیتا۔ "مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی اپنی کتاب سیرت الممدی میں لکھتا ہے، مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے اپنی کتاب "سیرت المسیح موعود" میں لکھا ہے کہ "اندرون خانہ کی

خدمت گار عورتوں کو میں نے بارہا خود تعجب سے کہتے سنا ہے کہ مرزا بیوی دی گل بڑی مندا اے " مرزا بیوی کی بات بہت مانتا ہے۔ (سیرت المہدی جلد اول ص ۲۵۹ مصنفہ بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

مجھ سے گلہ نہیں :- مرزا قادیانی کی گھر میں کیا وقعت اور اہمیت تھی، ملاحظہ ہو " فشی عبدالحق صاحب لاہوری نے کمال محبت اور دوستی کی بنا پر بیماری کی نسبت پوچھا اور عرض کیا کہ آپ کا کام بہت نازک ہے اور آپ کے سرفرائض کا بھاری بوجھ ہے آپ کو چاہئے کہ جسم کی صحت کی رعایت کا خیال رکھائیں اور ایک خاص مقوی غذا لازماً اپنے لئے ہر روز تیار کرایا کریں۔ حضرت نے فرمایا ہاں بات تو درست ہے اور ہم نے کبھی کبھی کما بھی ہے مگر عورتیں کچھ اپنے ہی دھندوں میں مصروف رہتی ہیں اور ان باتوں کی پروا نہیں کرتیں " (سیرت المسیح الموعود ص ۷)

یہ سارا چندہ تیرے لئے :- "لہذا یہاں کا ایک شخص تھا جس نے ایک دفعہ مسجد میں مولوی محمد علی صاحب، خواجہ کمال الدین صاحب اور شیخ رحمت اللہ کے سامنے کہا کہ جماعت مقروض ہو کر اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر چندہ میں روپیہ بھیجتی ہے مگر یہاں بیوی صاحبہ کے کپڑے اور زیورات بن جاتے ہیں" (خطبہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان اخبار الفضل جلد ۲۶ ص ۳۲۰، ۲۱ اگست ۱۹۳۸ء)

بچ ہی تو کما تھا دل جلے مرید نے۔ وہ تنگی کاٹ کر چندہ دے اور "مسز مرزا قادیانی" مریدوں کے چندوں سے نت نئے زیورات بنا کر اپنی زیبائش و نمائش میں مصروف ہو۔ چندہ چور اور حرام خور مرزا قادیانی نے اپنی لاڈلی اور چیمٹی بیوی نصرت جہاں بیگم کو جو زیورات پہنائے اس کی تفصیل دیکھئے اور سوچئے کہ ایک شخص جو پہلے کپڑی میں فشی تھا، پھر گھر آکر بیکار بیٹھا ہے۔ پہلی بیوی اور اس کے بچے پڑے ہیں، دوسری بیوی کو اتنے زیورات کہاں سے پہنا رہا ہے؟ جب فہرست پر نگاہ ڈالتے ہیں تو مرید سچا نظر آتا ہے اور انگریزی نبی جھوٹا۔ فہرست پیش خدمت ہے۔

کڑے خورد طلائی = ۲۵۰ روپے، بندے طلائی = ۵۰۰ روپے، کٹھ طلائی = ۲۲۵ روپے۔
نگن طلائی = ۲۲۰ روپے، بندے طلائی = ۳۰۰ روپے، ہالے گھنگھروں والے = ۳۰۰ روپے۔

حیاء خورد = ۳۰۰ روپے، پونچیاں طلائی = ۵۰ روپے، مونگے = ۲۰۰ روپے
چاند طلائی = ۲۰۰ روپے، ہالے گھنگھروں والے = ۳۰۰ روپے

ٹیپ جڑاؤ = ۷۰ روپے، کڑے کلاں طلائی = ۷۵۰ روپے
کل رقم = ۳۵۰۵ روپے (قادیانی نبوت ص ۸۵ بحوالہ فسانہ قادیان معنفہ حافظ
محمد ابراہیم کیرپوری) اس زمانہ میں سونا تقریباً بیس روپے تولہ تھا۔ اس حساب سے
اس زمانہ میں چندہ چور مرزا قادیانی نے اپنی بیوی کو تقریباً ۷۵ تولے سونا پستایا یعنی دو
سیر تین چھٹانک۔ (مولف)

جیسے تیری مرضی :- قادیان کے سالانہ جلسہ منعقدہ دسمبر ۱۹۳۵ء میں مفتی محمد
صادق نے مرزا قادیان کی ”گھریلو زندگی“ پر تقریر کی، جو الفضل ۳ اپریل ۱۹۳۶ء میں
شائع ہوئی۔ مفتی صادق نے مرزا قادیانی کی گھریلو زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا ”
ایک دفعہ کسی نے خیر خواہی سے کہا کہ بیوی صاحبہ اپنے زیورات کو بار بار توڑ داتی ہے
اور نئی نئی شکل میں بنواتی رہتی ہے۔ اس طرح تو بہت سا نقصان ہوتا ہے اور بہت
ساحصہ زر گر ہی کھا جاتے ہیں۔ بیوی صاحبہ کو روکنا چاہئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا
کہ ان کا مال ہے جس طرح چاہیں کریں“
بالکل ٹھیک کہا۔ مال مفت دل بے رحم (ناقل)

بے غیرت خاوند ”بیوی صاحبہ مرزاتی کے مریدوں کو ساتھ لے کر لاہور
سے کپڑے بھی خودی خرید لایا کرتی تھیں۔“ (کشف الفتن مرتبہ ڈاکٹر بشارت احمد
لاہور ص ۸۸)

سچا نبی امت میں غیرت پیدا کرتا ہے لیکن نبی قادیان کے گھر بے غیرتی کا جعزہ الہرا
رہا ہے۔ شرافت سر بیٹ رہی ہے اور حیا نہ چھپائے بیٹی ہے۔ توجہ فرمائیے! مرزا
قادیانی کی جوان بیوی جو اسے بڑھاپے میں ملی، مریدوں کے ساتھ شعلتی چمکتی جا رہی
ہے..... گاڑی میں سوار ہو رہی ہے قادیان سے لاہور آ رہی ہے خاصا
طویل سفر ہے راستے میں کھانے پینے کی احتیاج ہے لاہور آ گیا ہے
تنگہ میں سوار ہو کر بازاروں میں جا رہی ہے مریدوں کی معیت میں شاپنگ ہو رہی
ہے معلوم نہیں واپسی ایک دن میں ہے یا چار دن میں اگر ایک دن
سے زیادہ ہے تو رات کہاں ٹھہرتی ہے پھر واپسی ہوتی ہے دن مرید خاوند
سر چڑھی بیوی کا استقبال کرنے کے لئے سراپا انتظار بنے سر کے بل کھڑا ہے۔ ایسا
وی کر سکتا ہے جس کی غیرت نے کفن پہن لیا ہو اور جس کی حیت لاش بن چکی ہو۔
جی ہاں! خاتم النسخن صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر حملہ کرنے کی ٹپاک

جسارت کرنے والوں پر خدا کی پھنکار اسی طرح پڑتی ہے اور رب ذوالجلال ان کے ذہنوں سے عزت و غیرت کا مضمون چھین لیتا ہے۔ (مؤلف)

گھر میں کوئی عزت نہیں تھی۔ ”خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مولوی عبدالاکرم صاحب اپنی کتاب ”سیرت الہدی الموعود“ میں لکھتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت اقدس نازک سے نازک مضمون لکھ رہے ہیں۔ یہاں تک کہ عربی زبان میں بے مثل، فصیح کتابیں لکھ رہے ہیں اور پاس ہنگامہ قیامت بپا ہے۔ بے تیز بچے اور سادہ عورتیں جھگڑ رہی ہیں، چیخ رہی ہیں، چلا رہی ہیں۔ یہاں تک کہ بعض آپس میں دست و گریبان ہو رہی ہیں اور پوری زنانہ کرتوتیں کر رہی ہیں۔ مگر حضرت صاحب یوں لکھے جا رہے ہیں اور کام میں یوں مستغرق ہیں کہ گویا غلطی میں بیٹھے ہیں۔ یہ ساری لافظ اور عظیم الشان عربی، اردو، فارسی کی تصانیف ایسے ہی مکانوں میں لکھی ہیں۔“ (سیرت الہدی ص ۲۷۸ مصنف مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

جس کے اپنے گھر میں اخلاقیات کا اس حد تک جنازہ لٹکا ہو وہ لوگوں کے اخلاق کیا سنوارے گا؟ اس حوالہ سے یہ نکتہ بھی ابھرتا ہے کہ مرزا قادیانی کا اپنے گھر میں کوئی رعب نہیں تھا۔ بچے چھین مار رہے ہیں، عورتیں دست و گریبان ہیں اور مرزا قادیانی سامنے بیٹھا لکھ رہا ہے۔ لیکن کسی کو اس کی جوتی برابر بھی پروا نہیں۔ رہا یہ مسئلہ کہ اس وقت مرزا قادیانی کیا لکھ رہا ہوتا ہے؟ صاف ظاہر ہے کہ جس وقت عورتیں ایک دوسرے کا گریبان کھینچ رہی ہوں، زبانیں قہقہی کی طرح چل رہی ہوں۔ بچوں نے لڑ لڑ کر آسمان سر پر اٹھایا ہوا ہو۔ لازمی بات ہے کہ اس شدت کی لڑائی میں گالیوں کا تبادلہ بھی ہوتا ہو گا۔ ادھر سے فریقین گالیاں بک رہے ہیں اور مرزا قادیانی دھڑا دھڑا ان گالیوں کو لکھے جا رہا ہے اور پھر ساری گالیاں اکٹھی کر کے اپنی تصانیف میں مسلمانوں کو لکھ دیتا ہے جو اس کی تصانیف میں بکھرت پائی جاتی ہیں۔ (ناقل)

بیگم کی ناز پروری تھی۔ ”اور آخری سالوں میں حضور موعود ایک سالم سینڈ کلاس کمرہ اپنے لئے ریزرو کروا لیا کرتے تھے اور اس میں حضرت بیوی صاحبہ اور بچوں کے ساتھ سفر فرماتے تھے اور حضور کے احباب دوسری گاڑی میں بیٹھتے تھے مگر مختلف سیشنوں پر اتر اتر کر وہ حضور سے ملتے رہتے تھے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضور الگ کمرہ کو اس خیال سے ریزرو کروا لیتے تھے کہ تاکہ حضرت والدہ صاحبہ کو علیحدہ کمرہ میں تکلیف نہ ہو اور حضور اپنے اہل و عیال کے ساتھ اطمینان کے ساتھ سفر کر

سکس۔" (سیرت الہدی حصہ دوم ص ۱۰۱ مصنف مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)
ایک سینڈ کلاس کے کمرہ میں ایک سو چار (۱۰۴) مسافروں کے بیٹھنے کی گنجائش ہوتی
ہے۔ لیکن انگریز کا لاڈلہ نبی بیگم کے حکم کی بجا آوری کرتے ہوئے پورا کمرہ ریزرو
کرا کے بیٹھا ہوا ہے ویسے اس شای خروپے میں مرزا قادیانی کی جیب سے کچھ نہیں
جاتا تھا۔

تازہ خروپے بیگم کے اور دولت انگریز کی !!!

ملکہ کا راج :- "مکرمی مفتی محمد صادق صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں میں کسی وجہ سے اپنی بیوی مرحومہ پر کچھ
خفا ہوا۔ جس پر میری بیوی نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی بڑی بیوی کے پاس
جا کر میری ناراضگی کا ذکر کیا اور حضرت مولوی صاحب کی بیوی نے مولوی صاحب
سے ذکر کر دیا۔ اس کے بعد میں جب حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سے ملا تو انہوں
نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مفتی صاحب آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہاں ملکہ کا
راج ہے، بس اس کے سوا اور کچھ نہیں کہا مگر میں ان کا مطلب سمجھ گیا۔ خاکسار
عرض کرتا ہے کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے یہ الفاظ عجیب معنی خیز ہیں۔
کیونکہ ایک طرف تو ان دنوں میں برطانیہ کے تخت پر ملکہ وکٹوریہ حاکم تھیں اور
دوسری طرف حضرت مولوی صاحب کا اس طرف اشارہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ
السلام اپنے خانگی معاملات میں حضرت ام المومنین کی بات بست مانتے ہیں اور گویا گھر
میں حضرت ام المومنین ہی کی حکومت ہے۔" (سیرت الہدی ص ۱۰۳ حصہ دوم مصنف
مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

واہ ملکہ قادیان! کیا جڑے ہیں تیری حکومت کے! معلوم ہوتا ہے کہ "رن مریدی"
مذہب قادیان کا ایک اہم رکن ہے۔

میاں فخر الدین صاحب ملتان ٹم قادیانی نے مجھ سے بیان کیا کہ جب ۱۹۰۷ء میں حضرت
بیوی صاحبہ لاہور تشریف لے گئیں تو ان کی واپسی کی اطلاع آنے پر حضرت مسیح
موعود علیہ السلام ان کو لانے کے لئے پٹالہ تک تشریف لے گئے۔ میں نے بھی مولوی
سید محمد احسن صاحب مرحوم کے واسطے سے حضرت صاحب سے آپ کے ساتھ جانے
کی اجازت حاصل کی اور حضرت صاحب نے اجازت عطا فرمائی مگر مولوی صاحب سے
فرمایا کہ فخر الدین سے کہہ دیں کہ اور کسی کو خبر نہ کرے اور خاموشی سے ساتھ چلا

چلے۔ بعض اور لوگ بھی حضرت صاحب کے ساتھ ہرکاب ہوئے۔ حضرت صاحب پاکی میں بیٹھ کر روانہ ہوئے جسے آٹھ کمار باری باری اٹھاتے تھے۔ پتالہ پہنچ کر حضرت صاحب نے سب خدام کی معیت میں کھانا کھایا اور پھر شیش پر تشریف لے گئے۔ جب حضرت صاحب شیش پر پہنچے تو گاڑی آچکی تھی اور حضرت بیوی صاحبہ گاڑی سے اتر کر آئی ہوئی تھیں اور حضرت صاحب کو ادھر دیکھ رہی تھیں۔ حضرت صاحب بھی بیوی صاحبہ کو دیکھتے پھرتے تھے کہ اتنے میں لوگوں کے مجمع میں حضرت بیوی صاحبہ کی نظر حضرت صاحب پر پڑ گئی اور انہوں نے محمود کے ابا کہہ کر حضرت صاحب کو اپنی طرف متوجہ کیا اور پھر حضرت صاحب نے شیش پر ہی سب لوگوں کے سامنے بیوی صاحبہ کے ساتھ اضافی فربایا اور ان کو ساتھ لے کر فرد گاہ پر واپس تشریف لے آئے۔" (سیرت المہدی ص ۱۰۷، ۱۰۶ حصہ دوم مصنف مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی) قارئین! مندرجہ بالا حوالہ پڑھ کر ہر ذی شعور کے ذہن میں سوال اٹھتے ہیں۔

نوجوان نصرت جہاں بیگم لاہور کیا لینے گئی تھی؟

اکیلی کیوں گئی تھی اور اکیلی کیوں آئی؟

مرزا قادیانی غیر محرم مردوں کا ہجوم ساتھ لے کر شیش پر بیوی کا استقبال کر کے کس غیرت کا مظاہرہ کر رہا ہے؟

مرزا قادیانی کا مرید جو نصرت جہاں بیگم کی ہر ہر ادا دیکھ کر اور اس کی آواز سن کر ساری کمائی بیان کر رہا ہے، اس کا نصرت جہاں بیگم سے کیا تعلق ہے؟

نصرت جہاں بیگم کا مرزا قادیانی کو شیش پر دور سے دیکھ کر پورے مجمع میں بے تکلفانہ "محمود کے ابا" کہہ کر پکارنے میں کس شوق اور بے باکی کا اظہار ہے؟

مرزا قادیانی کا سینکڑوں دیکھتی آنکھوں کے سامنے نصرت جہاں بیگم سے پر جوش دست پنجہ لیتا کس شرم و حیا کی تبلیغ ہے؟

کسی بزرگ نے کیا خوب کہا ہے کہ سچا نبی امت میں غیرت پیدا کرتا ہے اور جھوٹا نبی بے غیرتی! اور یہی بے غیرتی وہ بے ہستی قادیانی نبوت کا شناخت نامہ ہے۔

الہی محفوظ رکھنا ہر بلا سے

خصوصاً آج کل کے انبیاء سے